پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رض

حضرت امیر معاویہ رض تاریخ اسلام کی ایک مایۂ ناز ہستی ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت ام حبیبہ رض کے بھائی تھے۔ ممتاز صحابی اور بلند پایہ مدبر تھے۔ آپ کی بردباری بے مثال اور معاملہ فہمی انتہائی صائب تھی۔ آپ اکتالیس سال تک مسلمانوں کے امیر رہے حضرت علی رض کے ساتھ خونریز جنگوں اور اپنے بیٹے یزید کو اپنا جانشین مقرر کرنے کی وجہ سے خود انکی شخصیت مسلمانوں کے اندر متنازعہ فیہ ہو گئی ہے حالانکہ ان کے اِن اقدام کی مثبت توجیہہ بھی کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ ان کے کردار، اور سیرت کا جائزہ حدیث کی معتبر کتب کی روشنی میں کیا جائے۔ اور صف اوّل کے تاریخی شواہد بھی پیش نظر ہوں۔ حضرت علی رض کے ساتھ خونریز جنگ تو حضرت اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض نے بھی لڑی مگر اس جنگ کی وجہ سے حضرت ام المومنین کی سیرت و کردار صحیح العقیدہ مسلمانوں کے نزدیک داغدار نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ لڑائیاں مفسدین کی ریشہ دوانیوں کی بنا پر ہوئیں۔ جنہوں نے فریقین کے درمیان غلط فہمیاں پھیلا کر گھناؤنا جرم کیا۔ تاریخ عالم میں آپ کا مقام و مرتبہ ایک زیرک فرماں روا معاملہ فہم سیاستدان اور کامیاب مدبر کی حیثیت سے مسلّم ہے۔ اور غیر مسلم تاریخ نویسوں نے بھی آپ کے حسنِ انتظام کی بدولت آپ کو شاندار خراجِ عقیدت پیش کیا ہے مشہورِ عالم انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں لکھا ہے "آپ نے طاقت سے نہیں بلکہ نرمی، بردباری اور خداداد ذہانت سے فرماں روائی کی (جلد چہارم صفحہ ۶۰۱) انسائیکلوپیڈیا آف سوشل سائنسز میں لکھا ہے امیر معاویہ اعلیٰ قسم کے فوجی منتظم تھے آپ کے جرنیلوں نے مملکت اسلامیہ کو عظیم وسعت بخشی آپ کا شمار عرب کے مشہور چار زیرکوں میں ہوتا ہے (جلد گیارہ) سر ولیم میور نے

حضرت امیر معاویہؓ کو اعلیٰ درجہ کا سپہ سالار کہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کے کارناموں نے تاریخ اسلام کے اوراق کو اس طرح منور کیے ہوتے ہیں کہ اُن کی تردید و تسوید ممکن ہی نہیں رہی۔
حافظ ابن کثیرؒ آپ کے عہدِ حکومت پر اِن اِلفاظ میں تبصرہ کرتے ہیں۔

"آپ کے دور میں جہاد کا سلسلہ قائم رہا۔ اللہ کا کلمہ بلند ہوتا رہا۔
اور مال غنیمت سلطنت کے اطراف سے بیت المال میں آتا رہا۔
مسلمانوں نے راحت و آرام پایا اور عدل و انصاف کی زندگی بسر کی"
(البدایۃ والنہایۃ)

حضرت امیر معاویہؓ چوٹی کے سیاستدانوں، حد درجہ دانشمند، صاحب علم روشن دماغ، ذکی اور ذہین تھے۔ آپ میں ایک عادل حکمران کی تمام خوبیاں موجود تھیں۔ حضرت عمر فاروق فرمایا کرتے تھے "تم قیصر و کسریٰ اور ان کے علم و دانش کی تعریف کرتے ہو حالانکہ تم میں معاویہ موجود ہیں۔

ایک دفعہ حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام کریب نے آپ سے شکایت کے لہجے میں کہا " امیر معاویہؓ نے وتر کی تین رکعتوں کے بجائے ایک رکعت پڑھی ہے" حضرت ابن عباسؓ نے جواب میں کہا "اے بیٹے! معاویہؓ نے جو کچھ کیا صحیح کیا کیونکہ ہم میں معاویہؓ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں" (سنن کبریٰ از امام بیہقی)

حضرت عمر فاروقؓ نے عمیر بن سعدؓ کو حمص کی گورنری سے معزول کر کے ان کی جگہ معاویہؓ کو گورنر مقرر کیا تو کچھ لوگوں نے حضرت عمیرؓ کے پاس اس فیصلہ کی نامزدگی کے بارے میں ہمدردانہ لہجے میں بات کی حضرت عمیرؓ نے انہیں ڈانٹا اور جواب میں کہا "معاویہؓ کا ذکر صرف بھلائی کے ساتھ کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق یہ دعا دیتے سنا ہے "اے اللہ! اس کے ذریعے سے ہدایت فرما" (جامع ترمذی)

حضرت ابن عباس رض حضرت امیر معاویہ رض کو خلافت کے لیے موزوں سمجھتے تھے آپ کا مشہور قول ہے " میں نے معاویہ رض سے بڑھ کر سلطنت اور بادشاہت کا لائق کسی کو نہ پایا۔ (البدایۃ والنہایۃ)

جلیل القدر صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رض جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ آپ کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔" میں نے حضرت عثمان رض کے بعد حضرت معاویہ رض سے بڑھ کر کسی کو حق کا فیصلہ کرنے والا نہ پایا (البدایۃ والنہایۃ)

حضرت معاویہ رض کا صاحب علم ودانش، باتدبیر اور فہیم ہونا حدیث اور تاریخ کی مستند کتب سے ثابت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ان کے حق میں ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَۃَ الْکِتٰبَ وَالْحِسَابَ وَقِہِ الْعَذَابَ۔ اے اللہ! معاویہ کو کتاب (قرآن) کا علم عطا فرما اور حساب سکھا اور عذاب سے بچا (الاستیعاب۔ مجمع الزوائد، کنز المال)

ایک دفعہ رسول پاک ص گھوڑے پر سوار اس طرح جا رہے تھے کہ حضرت معاویہ رض آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ راستے میں آپ ص نے فرمایا۔ معاویہ! تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے ساتھ لگ رہا ہے؟ آپ رض نے جواب دیا پیٹ۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی اَللّٰھُمَّ اَمْلَاہُ عِلْماً۔ اے اللہ! اس کو علم سے بھر دے۔" (تاریخ اسلام از شمس الدین ذہبی) آپ ص کی یہ دعا اُن کے حق میں مقبول ہوئی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں موجود ہے کہ مشہور صحابی حضرت ابوہریرہ رض نے آپ کے بارے میں کہا۔" بلاشبہ وہ فقیہ ہیں۔"

جامع ترمذی کی ایک روایت کے مطابق رسول پاک نے امیر معاویہ رض کے حق میں ان الفاظ کے ساتھ بھی دعا کی " اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا وَمَھْدِیًّا وَاھْدِبِہٖ" اے اللہ اس کو راہنما اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے)

امیر معاویہ رض نے آپ کی ہمراہی میں جہاد کیا۔ غزوہ حنین میں آپ نے شرکت کی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہوازن کے مال غنیمت میں

سے ۱۰۰ اونٹ اور ۴۰ اوقیہ چاندی آپ کو عطا کی (الاستیعاب)

حضرت ابن عمرؓ حضرت معاویہؓ کے متعلق کہتے ہیں "میں نے معاویہؓ سے بڑھ کر سرداری کے لائق کوئی آدمی نہیں پایا" (البدایۃ والنہایہ)

حضرت قبیصہ بن جابرؓ کہتے ہیں "میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو معاویہؓ سے بڑھ کر بُردبار ہو۔ اُن سے بڑھ کر سیادت کے لائق، ان سے زیادہ باوقار، ان سے زیادہ نرم دل اور نیکی کے معاملہ میں ان سے کشادہ دست ہو" (البدایۃ والنہایۃ)

حضرت جابرؓ کا قول ہے، "میں نے معاویہؓ سے بڑھ کر کسی کو بُردبار نہیں پایا۔" (النجوم الزاہرۃ)

حضرت معاویہؓ خود کہتے ہیں "غصّہ کے پی جانے میں جو مزہ مجھے ملتا ہے وہ کسی اور شے میں نہیں ملتا۔" (تاریخ طبری)

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں "میں نے، نماز پڑھنے میں کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنا مشابہ نہیں پایا جتنا حضرت معاویہؓ آپؐ کے مشابہ تھے۔" (مجمع الزوائد)

حضرت احنف بن قیسؓ مشہور صحابی ہیں۔ آپ اہل عرب میں تحمل اور بردباری کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا آپ بردبار زیادہ ہیں یا امیر معاویہؓ؟ انھوں نے خدا کی قسم کھا کر کہا "میں نے تم سے بڑا کوئی جاہل نہیں دیکھا۔ معاویہؓ قدرت کے باوجود تحمل سے کام لیتے تھے اور میں طاقت نہ رکھتے ہوئے بردباری کرتا ہوں پھر میں اُن سے کیسے بڑھ سکتا ہوں یا برابر ہو سکتا ہوں" (تاریخ طبری)

تاریخ شاہد ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ اپنے عمال کے تقرر میں کس درجہ محتاط تھے اور تقرر کے بعد کس درجہ ان کی نگرانی کرتے تھے۔ اس کے باوجود انھوں نے زید بن ابوسفیان کے انتقال کے بعد معاویہؓ کو شام کا گورنر بنایا اور ایک ہزار درہم

وظیفہ مقرر کیا۔ عہدِ فاروقی میں آپ چار سال شام کے گورنر رہے۔

حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں بھی آپ اس عہدے پر قائم رہے۔ بلکہ خلیفہ سوم نے آپ کو حسنِ انتظام، تدبر اور معاملہ فہمی کے پیشِ نظر حمص اور فلسطین کے علاقے بھی آپ کے ماتحت کر دیے۔ خلافتِ عثمانی میں آپ بارہ سال سے زائد اس عہدہ پر قائم رہے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ بنے تو حضرت عثمانؓ کے قاتلوں سے قصاص لینے کے معاملہ میں معاویہؓ اور علیؓ کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ دونوں جلیل القدر صحابی اور نیک نیت تھے۔ تاہم مفسدوں کی ریشہ دوانیوں نے معاملہ سلجھنے نہ دیا اور اس طرح افسوسناک قتال پیش آیا۔ اور ہزاروں مسلمان جاں بحق ہوئے۔

حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت حسنؓ نے امیر معاویہؓ سے صلح کر لی۔ جب حضرت حسنؓ مدینہ تشریف لائے تو ایک شخص نے معاویہؓ سے صلح کرنے پر آپ کو سخت سست کہا۔ اس کے جواب میں آپؓ نے فرمایا "مجھے برا بھلا مت کہو میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ گردشِ لیل و نہار اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک معاویہؓ امیر نہ بن جائیں (مقدمہ ابن خلدون)

مشہور تابعی حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت معاویہؓ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ اس پر حضرت عبداللہ بن مبارک ناراض ہوئے اور فرمایا تم ان دونوں میں نسبت پوچھتے ہو" خدا کی قسم! وہ مٹی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے ہوئے امیر معاویہؓ کی ناک میں چلی گئی وہ عمر بن عبدالعزیزؒ سے افضل ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ)

حضرت اعمشؒ کے ہاں ایک دفعہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا تذکرہ نہایت اچھے الفاظ میں ہو رہا تھا۔ آپ سنتے رہے۔ بعد ازاں فرمایا۔" اگر تم معاویہؓ کے زمانے کو پا لیتے تو تمہیں پتہ چل جاتا۔ لوگوں نے پوچھا کس چیز کا پتہ چل جاتا،

ان کے حلم اور بردباری کا؟ آپ نے کہا نہیں۔ بلکہ ان کے عدل و انصاف کا۔ (العواصم والقواصم) یہی وجہ ہے کہ حضرت اعمش حضرت معاویہ رضؓ کو المصحف کے نام سے یاد کرتے تھے۔

حضرت ابو اسحٰق السبیعی فرمایا کرتے تھے۔ "اگر تم حضرت معاویہ رضؓ کو دیکھتے یا ان کا زمانہ پا لیتے تو تم انہیں مہدی کہتے۔" (البدایۃ والنہایۃ)

حضرت ذہبی تاریخ الاسلام میں یہ واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ جمعہ کے روز معاویہ رضؓ نے دمشق کی جامع مسجد میں خطبہ دیا اور یہ الفاظ کہے۔ اِنَّ الْمَالَ مَالُنَا۔ وَالفَئی فَیئُنَا۔ مَنْ شِئْنَا اَعْطَیْنَا وَمَن شِئْنَا مَنَعْنَا۔ (جو مال ہے سب ہمارا ہے۔ جو مالِ غنیمت ہے وہ بھی ہمارا ہے ہم جس کو چاہیں گے دیں گے۔ جس سے چاہیں گے روک لیں گے) سب نے سُنا اور خاموش رہے دوسرے جمعہ کو آپ نے پھر یہ الفاظ دہرائے۔ تیسرے جمعہ کو جب پھر یہی الفاظ دہرائے تو ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا "ہرگز نہیں۔ مال ہمارا ہے اور مالِ غنیمت بھی ہمارا ہے جو ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہو گا۔ ہم تلواروں کے ذریعے اللہ تک اس کا فیصلہ لے جائیں گے"

یہ سُن کر آپ منبر سے نیچے اترے اور کہا۔ "اللہ اس شخص کو زندگی عطا فرمائے اس نے مجھے زندہ کر دیا۔" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپؐ فرماتے تھے: "میرے بعد کچھ حکمران ایسے آئیں گے جو (غلط) بات کہیں گے اور ان پر پکڑ نہ ہو گی۔ اور ایسے حکمران جہنم میں جائیں گے میں نے پہلے جمعہ میں یہ بات کہی اور کسی نے جواب نہ دیا۔ تو میں ڈرا کہ کہیں میں بھی ان حکمرانوں میں نہ ہو جاؤں پھر دوسرا جمعہ آیا تو میں نے پھر وہی الفاظ دہرائے پھر تیسرا جمعہ آیا تو میں نے وہی الفاظ دہرائے۔ اور اس بار جب مجھے ٹوکا گیا، تو مجھے امید پیدا ہوئی کہ میں ان حکمرانوں میں سے نہیں ہوں۔

یہ ایک مستند تاریخی حقیقت کہ حضرت امیر معاویہ رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ کی

کی خلافت کے دوران پہلا بحری بیڑہ تیار کیا۔ اور سمندری جہاد کا آغاز کیا۔ آپ دوسرے صحابہ کرامؓ کے ساتھ اس بحری بیڑہ ۲۷ ھ میں قبرص روانہ ہوئے اور بعد ازاں فتح مند واپس لوٹے۔ یہ صرف آپ کی عسکری کامیابی ہی نہیں بلکہ بہت بڑی سعادت بھی ہے جو آپ کے حصے میں آئی۔ کیونکہ بخاری شریف کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت کے پہلے لشکر میں جو بحری لڑائی لڑے گا، اپنے اوپر جنت واجب کر لی ہے۔

اپنی وفات سے قبل آپؓ نے جو خطبہ دیا اس میں فرمایا "میں تمہارا امیر تھا۔ میرے بعد مجھ سے بہتر امیر نہ آئے گا۔ جو آئے گا مجھ سے گیا گزرا ہی ہوگا۔ جیسا کہ مجھ سے پہلے جو امیر آئے وہ مجھ سے بہتر تھے۔ (البدایۃ والنہایۃ)

آپ کی وفات کے بعد عبدالملک بن مروان آپ کی قبر کے قریب سے گزرا۔ اور کافی دیر تک کھڑے ہو کر دعائے خیر کرتا رہا۔ کسی نے پوچھا "یہ کس کی قبر ہے۔ عبدالملک نے جواب دیا " یہ اس شخص کی قبر ہے جو بولتا تو علم و تدبر کے ساتھ۔ خاموش رہتا تو حلم و بردباری کی وجہ سے جسے دیتا اسے غنی کر دیتا۔ اور جس سے لڑتا اسے فنا کر دیتا۔ یہ قبر ابی عبدالرحمن معاویہؓ کی ہے (تاریخ کامل)

ساتویں صدی ہجری کے مشہور شیعی مؤرخ ابن طباطبا اپنی مشہور کتاب الفخری میں حضرت معاویہؓ کے دور حکومت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ " حضرت معاویہؓ دنیاوی معاملات میں بہت ہی دانا تھے۔ فرزانہ و عالم تھے۔ حلیم و باجبروت فرمانروا تھے۔ سیاست میں کمال حاصل تھا۔ معاملات کو سلجھانے کی اعلیٰ استعداد رکھتے تھے۔ دانا تھے۔ فصیح و بلیغ تھے۔ حلم کے موقع پر حلم اور سختی کے موقع پر سختی بھی کرتے تھے۔ لیکن حلم بہت غالب تھا۔ سخی تھے۔ مال خوب دیتے تھے۔

مشہور شیعی مؤرخ سید امیر لکھتے ہیں۔ " مجموعی طور پر معاویہؓ کی حکومت اندرونِ ملک بڑی خوشحال اور پُرامن تھی اور خارجہ پالیسی کے لحاظ سے